رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
روزنامہ
الفضل
پاکستان لاہور
یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱؍

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

۱۴ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۵

سیاستِ پاکستان

ہم پہلے ایک دفعہ لکھ چکے ہیں کہ پاکستان کی سیاست کو بہت زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ پاکستان کی حکومت ابھی نئی نئی قائم ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے اقتصادی اور انتظامی مشکلات بے انتہا ہیں۔ جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے وزراء باوجود ناتجربہ کاری کے اپنی طاقت سے زیادہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن دو نقص ایسے ہیں۔ جن کی وجہ سے کام سنبھل نہیں سکتا۔ اول تو یہ کہ بوجہ دفتری کام کی ناواقفیت کے وزراء کو وقت کا اندازہ نہیں۔ اور نہ لوگوں کو ان کی مہمات کا اندازہ ہے بعض دفعہ معمولی باتوں میں وزراء زیادہ وقت صرف کر دیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ غیر ضروری باتوں کو پیش کرنے کے لئے ملک کے لوگ ان کے پاس آجاتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ انہیں ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ دوسرے ایک ایک وزیر کے پاس کئی کام ہیں۔ اس ہنگامی زمانہ میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان کی اقتصادی حالت کمزور ہے۔ لیکن جس کام کے لئے جتنے آدمیوں کی ضرورت ہے ان کے مہیا کئے بغیر چارہ نہیں۔ مہذب حکومتوں میں ہر وزیر کے ساتھ ایک ایک نائب وزیر ہوا کرتا ہے۔ اور وہ بھی پارلیمنٹ کے ممبروں میں سے ہوتا ہے لیکن پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں سوائے مشرقی بنگال کے چند وزراء کے سپرد سارے کام کر دیئے گئے ہیں۔ اور نائب وزیر مقرر نہیں اس کی وجہ سے نہ تو کام ٹھیک ہو سکتا ہے اور نہ مسلمانوں میں نئے تجربہ کار آدمی پیدا ہوتے ہیں۔ آخر وزراء بھی انسان ہیں۔ اور ان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اگر کل کو ایک وزیر فوت ہو گیا۔ تو یہی ہوگا کہ اس کا محکمہ بھی کسی اور وزیر کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور کام کی زیادتی کی وجہ سے دونوں وزارتوں کا کام تباہ ہو جائے گا۔ یا کسی ناتجربہ کار کو اس کام پر لگایا جائے گا۔ جو نئے سرے سے پھر تجربہ کرنا شروع کرے گا۔ اگر اس مجرب نسخہ پر عمل کیا جاتا۔ کہ ہر وزیر کے ساتھ ایک نائب وزیر لگایا جاتا۔ جس کے سپرد اس وزارت کے بعض محکمے کر دیئے جاتے۔ یا جس کی تفویض میں بعض چھوٹے کام دے دیئے جاتے۔ تو اس نقصان کا خطرہ نہ رہتا۔ اور مزید نوجوانوں کی تربیت ہوتی چلی جاتی۔ اور کسی اتفاقی حادثہ یا اختلاف کی وجہ سے۔ اگر کوئی وزیر الگ ہو جاتا یا الگ کیا جاتا۔ تو اس کا قائمقام فوراً ہی میسر آسکتا۔ اور نئے تجربوں میں وقت ضائع نہ ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض جگہوں پر پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ لیکن پارلیمنٹری سیکرٹری اور نائب وزیر کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ پارلیمنٹری سیکرٹری کے سپرد محکمے نہیں ہوا کرتے۔ وہ تو ایک قسم کا پرائیویٹ سیکرٹری ہوتا ہے لیکن نائب وزیر ایک باقاعدہ وزیر ہوتا ہے۔ اور کئی محکمے اور کئی ضروری کام اس کے سپرد ہوتے ہیں۔ اور وزیر کی عدم موجودگی میں وزارت کا کام وہ خود کرتا ہے۔ پارلیمنٹری سیکرٹری ایسا نہیں کرسکتا۔ اگر مالی مشکلات ہوں تو وزراء کی تنخواہیں کم کی جاسکتی ہیں۔ آخر غریبوں کے گزارے غریبانہ ہی ہوسکتے ہیں۔ ہمارے ملک کی موجودہ حالت کے لحاظ سے اگر نائب وزیروں کو ایک ایک ہزار روپیہ تنخواہ دے دی جائے تو بڑی کافی ہے۔ اس طرح دو ڈپٹی کمشنروں کی تنخواہ سے ساری وزارتوں میں نائب وزیر رکھے جاسکتے ہیں۔

اگر وزراء بڑھا دیئے جائیں۔ اور ہر وزیر کے ساتھ نائب وزیر مقرر کر دیئے جائیں۔ تو ہر صوبہ میں اور مرکز میں بہت جلد تجربہ کار آدمی پیدا ہو جائیں گے۔ اور تقسیم کار کی وجہ سے کام بھی اچھا ہونے لگ جائے گا۔

مذکورہ بالا نقائص کی وجہ سے پاکستان کا سیاسی نظام بہت کمزور طور پر چل رہا ہے بہت سے ضروری ممالک جن سے فوراً پاکستان کا تعلق قائم ہو جانا چاہیئے تھا۔ ان سے اب تک تعلق قائم نہیں ہوسکا۔ اور شائد پاکستانی حکومت کے ذمہ داروں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بعض طریقے ایسے بھی ہیں۔ کہ بہت کم خرچ سے بیرونی ممالک سے تعلق قائم کئے جاسکتے ہیں۔

اس وقت ہم تین ملکوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن سے پاکستان کے سیاسی تعلقات فوراً قائم ہو جانے چاہیئے تھے۔ اور جن کی طرف حکومت پاکستان کو فوری توجہ دینی چاہیئے تھی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ یہ ملک انڈونیشیا ایبے سینیا اور سعودی عرب ہیں۔ انڈونیشیا دوسرا بڑا اسلامی ملک ہے۔ جس میں مسلمانوں کی آبادی چھ کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ پھر اس کا مقام وقوع ایسی جگہ پر ہے کہ اس سے تعلقات آئندہ پاکستان کی ترقی اور حفاظت میں بہت کچھ مد ہو سکتے ہیں لیکن جبکہ ہندوستان یونین اس کے ساتھ تعلق بڑھا رہی ہے۔ پاکستان حکومت نے اب تک پوری جدوجہد سے کام نہیں لیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے پیار ہے۔ اور وہ ایک دوسرے سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن سیاسی معاملات کچھ ایسے پیچیدہ ہوتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ دوست دشمن بن جاتے ہیں۔ اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ اور صرف مذہبی اتحاد کو سیاسی اتحاد کا پورا ذریعہ نہیں بنایا جاسکتا۔ جرمنی بھی عیسائی تھا۔ اور انگلستان بھی عیسائی تھا مگر پھر بھی یہ دونوں لڑتے تھے۔ پس ہمیں اس بات پر اعتماد کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہیئے کہ انڈونیشیا کے لوگ مسلمان ہیں۔ اس لئے بغیر کسی جدوجہد کے ہمارا ان سے دوستانہ قائم رہے گا۔ ہو سکتا ہے کہ بعض دوسری حکومتیں ان پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہ انڈونیشیا کا فائدہ ان حکومتوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے میں زیادہ ہے۔ اور پاکستان کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں کم ہے۔ اگر ایسا ہوا۔ اور اس کوشش میں وہ کامیاب ہو گئے۔ تو یقیناً باوجود مسلمان ہونے کے انڈونیشیا کے لوگ اپنے سیاسی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

فوائد کی خاطر پاکستان کی طرف سے ہٹ جائینگے۔ اور ان دوسری حکومتوں کی طرف جھک جائینگے۔ اس قسم کی کوشش انڈین یونین کیطرف سے شروع ہے۔ انڈین یونین کے افسر کوئی موقعہ نہیں جانے دیتے۔ جس میں وہ انڈونیشیا کے وزراء کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش نہ کریں۔ ہمیں لنڈن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ سلطان شہریار حال ہی میں امریکہ سے واپسی پر انگلستان سے گزرے اور باوجود پاکستانی ہائی کمشنر کی موجودگی کے وہ ہندوستانی یونین کے ہائی کمشنر مسٹر مینن کے گھر پر ان کے مہمان ٹھہرے۔ انسان اسی کے گھر پر ٹھہرنا پسند کرتا ہے۔ جس کا وہ دوست ہوتا ہے اور جسکو میزبانی کا موقعہ ملے وہ مہمان پر دوسروں سے زیادہ اثر ڈال سکتا ہے۔ سلطان شہریار کو یقیناً ہندوستان کے ہائی کمشنر نے اپنے ہاں ٹھہرنے کی دعوت دی ہوگی۔ اگر پاکستان کا ہائی کمشنر بھی ایسا کرتا۔ تو سلطان شہریار یقیناً ان کے ہاں ٹھہرنے کو ترجیح دیتے ہمارے نزدیک تمام پاکستانی سفراء اور ہائی کمشنروں کو ہدایت جانی چاہیئے۔ کہ وہ تمام اسلامی ممالک کے نمائندوں سفیروں۔ وزیروں اور سیاسی لیڈروں کے ساتھ تعلقات بڑھائیں اور جب بھی وہ اس ملک میں داخل ہوں۔ جہاں وہ پاکستانی سفیر یا ہائی کمشنر مقرر ہے۔ وہ ان کو اپنے گھر پر مہمان ٹھہرنے کی دعوت دیں۔ اگر وہ ہوٹل میں ٹھہرنا ہی پسند کریں۔ تو وہ ان کے اعزاز میں پارٹی دیں۔ اور ان کے اس کام میں تعاون کریں۔ جس کام کے لئے وہ اس ملک میں آئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام اسلامی ممالک زیادہ سے زیادہ آپس میں متحد ہوتے چلے جائینگے۔ اور چند ہی سالوں میں ایک زبردست اسلامی حکومت پیدا ہو جائے گی۔ جسے چھیڑنے کا کسی دشمن کو حوصلہ نہ پڑے گا۔ ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ مسلمان حکومتوں میں سے کوئی ایک بھی تو ایسی نہیں۔ جو دنیا کی بڑی حکومتوں میں شامل کئے جانے کی مستحق ہو۔ آبادی کے لحاظ سے۔ اقتصادی لحاظ سے۔ قومی تنظیم کے لحاظ سے مسلمان حکومتیں دوسری بہت سی حکومتوں سے پیچھے ہیں۔ ان کو صف اول میں لانے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ساری مسلمان طاقتیں متحد ہو جائیں اور سیاسی معاملات میں ایک ہی آواز اٹھائیں اگر وہ ایسا کرلیں۔ تو کم سے کم اپنی متحدہ حیثیت میں وہ دنیا کی بڑی حکومتوں میں شمار ہونے لگ جائینگی۔

دوسری خبر اسی سلسلہ میں ہمیں یہ ملی ہے کہ اب تک سعودی عرب سے بھی تعلقات پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ حالانکہ سعودی عرب وہ ملک ہے۔ جس میں ہمارا مقدس مقام مکہ مکرمہ اور ہمارا قبلہ گاہ بیت اللہ اور ہمارے آقا کا مقام ہجرت اور مدفن مدینہ منورہ واقعہ ہیں۔ ہم خواہ کسی مذہب اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہم ان مقامات کی طرف سے اپنی نظریں نہیں ہٹا سکتے۔ اور جس حکومت کے ماتحت بھی یہ مقامات ہوں۔ اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہمارا ضروری فرض ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا حقیقی اتحاد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ستمبر کے آخر میں سلطان ابن سعود عرب کے تیل کے چشموں کے پاس حفوف مقام پر کچھ دنوں کے لئے آکر قیام پذیر ہوئے۔ عبدالرشید صاحب گیلانی سابق وزیر اعظم عراق جو جرمن کی جنگ کے وقت جرمنی سے ساز باز کرنے کے الزام کے نیچے آگئے تھے۔ اور عراق سے بھاگ کر جرمنی چلے گئے تھے۔ اور آجکل سلطان ابن سعود کے پاس رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ تھے۔ کچھ ہندوستانی جو عبدالرشید صاحب گیلانی کے اس وقت کے واقف تھے جب وہ جرمنی میں تھے ان سے ملنے کے لئے گئے۔ اور ان کی وساطت سے سلطان ابن سعود سے بھی ملے۔ ان لوگوں نے پنجاب کے واقعات ہائلہ سلطان اور ان کے وزیروں اور شہزادوں کو سنائے۔ اس کے جواب میں سلطان ابن سعود اور ان کے وزیروں نے کہا کیا وجہ ہے کہ پاکستان حکومت اپنا سفیر ہمارے ہاں نہیں بھجواتی تاکہ ہم لوگوں کو بھی پاکستان کے حالات معلوم ہوتے رہیں۔ اور بموقعہ مناسب ہم ان کی تائید میں آواز بلند کر سکیں۔ پھر انہوں نے ایک معزز ہندوستانی سے کہا۔ کہ اگر وہ اپنا سفیر باہر سے نہیں بھجوا سکتی۔ تو کیوں تم کو ہی وہ اپنا سفیر یہاں مقرر نہیں کر دیتی۔ سیاست سے ناواقف لوگ شائد اس فقرہ کا مطلب نہ سمجھ سکیں۔ بات یہ ہے کہ یورپ کی اکثر چھوٹی اور غریب حکومتیں جو زیادہ سفارتوں کا بار نہیں اٹھا سکتیں۔ اپنی رعایا کے بعض افراد کو جو تجارتوں کی وجہ سے یا پیشوں کی وجہ سے دوسرے ممالک میں رہتے ہیں۔ اور اپنی قنصل مقرر کر دیتی ہیں کچھ خرچ ماہوار انہیں دفتر اور خط وکتابت اور کلرکوں کے لئے دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کے حقوق اس ملک میں محفوظ کرنے کا ایک ذریعہ نکل آتا ہے۔ وہ تاجر اور پیشہ ور اس لئے اس کام کو قبول کرتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے اس کی حیثیت اس علاقہ میں بہت بڑھ جاتی ہے اور کئی قسم کے فائدے حاصل کر لیتا ہے۔ اور اسے مقرر کرنے والی حکومت کو یہ فائدہ پہنچتا ہے۔ کہ بغیر زیادہ خرچ کرنے کے اس کا نمائندہ اس ملک میں مقرر ہو جاتا ہے سلطان ابن سعود مغربی تعلیم سے نابلد ہی سہی۔ مگر وہ عملی سیاسیات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہیں تعجب ہوا۔ کہ اگر پاکستان کی حکومت زیادہ روپیہ نہیں خرچ کر سکتی۔ تو عرب میں رہنے والے کسی ہندوستانی کو تو اپنا قائمقام مقرر کر سکتی ہے۔ تاکہ وہ محکمانہ طور پر اپنے ملک کے معاملات سے سعودی عرب کو واقف کرتا رہے۔ آخر حکومتیں اخباری خبروں پر تو کوئی احتجاج نہیں کر سکتیں۔ وہ اسی وقت احتجاج کرتی ہیں۔ جب ان کو سیاسی راستوں سے اطلاع دی جائے۔ اگر سیاسی سفیر یا قنصل نہ ہوں۔ تو باقاعدہ طور پر دوسری حکومت کے سامنے حالات نہیں پہنچ سکتے۔ اور وہ حکومت بھی آئینی طور پر ان کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کر سکتی۔ اگر پاکستان کے نمائندے سعودی عرب۔ عراق شام۔ ٹرکی۔ ایران اور مصر میں ہوتے۔ تو وہ مقررہ سیاسی رستوں سے ان حکومتوں کو اپنی مشکلات سے اطلاع دیتے۔ تو وہ حکومتیں بطور حکومت ہندوستانی حکومت کے سامنے احتجاج کرتیں۔ اور اس کا اثر ساری دنیا کی حکومتوں پر پڑتا۔ اخباروں کی ہمدردی اور بڑے بڑے لیڈروں کے بیانات بھی بے شک بہت فائدہ دیتے ہیں۔ مگر حکومتوں کے باقاعدہ احتجاج اور اخباروں کے مضامین میں بہت بڑا فرق ہے۔ آخر الذکر میں مشکل ہی کیا ہے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ معزز ہندوستانی موجود ہیں۔ باقاعدہ سفارتیں نہ سہی غیر معمولی نمائندگی کے حقوق اسلامی ممالک میں ایک ایک معزز ہندوستانی کے سپرد کر دیئے جائیں۔ تو سیاسی تعلقات پاکستان اور دوسری اسلامی حکومتوں میں فوراً قائم ہو سکتے ہیں۔ ایسے انتظام پر شائد ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں۔

تیسری شکایت ہمیں یہ پہنچی ہے۔ کہ ابی سینیا میں ہندوستان کی آزادی کا دن منایا گیا۔ اور ہندوستانی جھنڈے تقسیم کئے گئے اور خوشی سے ابی سینیا کے لوگوں نے ہندوستانی جھنڈے لہرائے۔ لیکن پاکستان کی آزادی کا دن نہ منایا گیا۔ اور نہ پاکستان کے جھنڈے وہاں لہرائے گئے۔ ابی سینیا کے شاہی خاندان کا ایک حصہ مسلمان ہے۔ اور بعض زبردست فوجی قبائل بھی مسلمان ہیں وہ اس نظارہ کو دیکھ کر بہت مایوس ہوئے اور ابی سینیا کے ہندوستانی ڈاکٹر جو اتفاقاً احمدی ہے سے پوچھا کہ یہاں جھنڈے کیوں نہیں آئے۔ اور پاکستان کی طرف سے ہم لوگوں کو خوشی میں ہونے کا موقعہ کیوں نہیں دیا گیا۔ وہ سوائے افسوس کے اور کیا کر سکتا اب اس نے پاکستان کو لکھا ہے۔ کچھ پاکستانی جھنڈے بھجوا دیئے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں میں تقسیم کئے جائیں۔ اور اس کے نمونہ پر وہ اپنے لئے جھنڈے بنوا لیں۔ کیونکہ ابی سینیا کے مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ وہ بھی پاکستان کی خوشی میں شریک ہوں۔ ابی سینیا گو حکومت کے لحاظ سے عیسائی ہے۔ لیکن اسکو تین عظیم الشان خصوصیتیں حاصل ہیں۔ ایک یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ابی سینیا نے ہجرت اولے کے مسلمانوں کو پناہ دی تھی۔ اور اس وقت کا بادشاہ مسلمان بھی ہو گیا تھا۔ اور رسو[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بادشاہ اور اس کی قوم کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی تھی۔ آج تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط اس ملک میں محفوظ چلا آتا ہے۔

دوسرے ابی سینیا کے شاہی خاندان کا ایک حصہ مسلمان ہے۔ کبھی کبھی وہ غالب آکر اس ملک میں اسلامی حکومت بھی قائم کر دیتا ہے۔ ابی سینیا اپنے معدنی اور دوسرے ذرائع کی وجہ سے اور اپنے ملک کی وسعت کی وجہ سے اور اپنے مقام وقوع کی وجہ سے ایسی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اگر کسی وقت وہاں اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ تو وہ اسلامی سیاست کی تقویت میں بہت بڑی ممد ثابت ہوگی

تیسرے پاکستان کے محاذی ابی سینیا کا ملک واقعہ ہے۔ اٹلی کے لوگوں نے اریٹیریا لے کر اسکو سمندر سے الگ کر دیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ ملک حجاز سے تھوڑی دور ایک تنگ خلیج کے بالمقابل واقع ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ تعلقات عرب اور پاکستان کے لئے نہایت ہی مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں۔ اگر اس ملک میں بھی کوئی سیاسی قائمقام مقرر ہو جائے۔ تو آئندہ افریقہ میں اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے رستہ کھل جائیگا ہم سمجھتے ہیں کہ ان باتوں کیطرف توجہ اسی لئے نہیں ہو رہی کہ وزیروں کے سپرد بہت سے کام ہیں اور نائب وزراء مقرر نہیں ہیں۔ ہمارے نزدیک اسطرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اردو پریس اور ذی اثر مسلمانوں کو بار بار حکومت پر اس کی ضرورت واضح کرتے رہنا چاہیئے ؛

حصول کے لئے کوششیں نہیں کر سکیں گے پس اسلامی اتحاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے اور اسلام کی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اس خیال کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے

مال کو نقصان نہیں پہنچایا کرتے بلکہ اسے بڑھانے کی کوشش کیا کرتے ہیں اسی طرح شکایت کی جاتی ہے کہ زمیندار معاملہ ادا نہیں کرتے۔ یہ بھی نہایت ہی گندی روح ہے اگر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تو پھر پاکستان حکومت قائم نہیں رہ سکے گی۔ اگر وہ اپنے ملک میں عزت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو اپنی گذشتہ قربانیاں پہلے کی نسبت زیادہ کرنی پڑیں گی۔ اپنی حکومت کے الفاظ کے پردہ میں اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کی کوشش کرنا انہیں بہت ہی مہنگا پڑے گا

پاکستان کس حکومت سے تعاون کرے؟

مغربی پنجاب کا تعلیم یافتہ طبقہ آج کل اپنی مجالس میں کثرت سے یہ گفتگو کرتا ہوا سنا جاتا ہے۔ کہ پاکستان کو اپنے بقا کے لئے کسی نہ کسی دوسری قوم سے سمجھوتہ کرنا پڑے گا اکثر لوگ انگریز سے بدظن ہیں۔ اور اس کے ساتھ صلح کرنا پسند نہیں کرتے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی طرف بھی مسلمان نوجوانوں کی کوئی رغبت نظر نہیں آتی۔ لیکن اکثر نوجوان روس کی مدد لینے کی طرف مائل نظر آتے ہیں ہمارے نزدیک یہ ایک خطرناک بات ہے اور اس رَو کو جتنی جلد ہی ہو سکے روکنا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگوں کو دو باتیں کبھی نہیں بھولنی چاہئیں۔

اوّل۔ آج تک روس کے ساتھ تعلق رکھنے والی کوئی حکومت آزاد نہیں ہوئی۔ روسی فلسفہ اس پر جبراً ٹھونسا گیا ہے کوئی ملک ایسا نہیں جس نے روس سے معاہدہ کیا ہو اور اس پر کیمونسٹ حکومت ٹھونس نہ دی گئی ہو۔ کمیونسٹ خیال کا رکھنا اور چیز ہے۔ اور کیمونسٹ حکومت کا ٹھونسنا اور چیز ہے لمبی تعلیم اور لمبے غور اور لمبے تجربہ کے بعد ایک خیال کو اپنا لینا بُرا نہیں ہوتا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ملک کے لوگوں کی اکثریت ایک بات پر قائم ہو۔ اقلیت کی مدد کرکے اس کو ایک خاص نظام اختیار کرنے پر مجبور کردینا نہایت مہلک ہوتا ہے اور ہر ایک آزادی کو تباہ کر دیتا ہے۔

دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ کہ مشرقِ وسطیٰ کے مسلمان ممالک پر روس کی نظر ہے وہ ان کو تباہ کرنا چاہتا ہے اس لئے باوجود انگریزوں کی مخالفت کے وہ روس کی طرف مائل نہیں مصر۔ شام۔ حجاز عراق اور ٹرکی کی حکومتیں سب کی سب روسی نفوذ کے خلاف اور اس سے خائف ہیں پبلک میں سے بھی اکثر اسی خیال کے ہیں۔ ایران بھی روسی دخل اندازی سے نالاں اور گریاں ہے۔ پاکستان کی حقیقی ترقی کا راز مسلم اقوام کے اتحاد میں ہے اگر ہم اسلام کی سچی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں مسلمان حکومتوں کو اکٹھا کرنا پڑے گا تاکہ اسلام کے اثر اور اس کے نفوذ کو بڑھا سکیں۔ اگر پاکستان کے نوجوانوں کی توجہ روس کی طرف رہی۔ تو لازمی طور پر پاکستان اور مشرقِ وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں تفرقہ پیدا ہو جائے گا اور یہ دونوں مل کر ایک مقصد اور مدعا سے

پاکستان کی مالی حالت

چاروں طرف سے خبریں آ رہی ہیں کہ پاکستان کی مالی حالت کمزور ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ خبریں بہت حد تک درست ہیں پاکستان ریلوں پر بالعموم بغیر ٹکٹ کے لوگ سوار ہوتے ہیں۔ اور جب انہیں پکڑا جائے تو کہتے ہیں کہ اب تو ٹرین ہماری اپنی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ریلوں کی آمدن بالکل گر گئی ہے۔ اور ایک مہینہ میں اسے دو کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوا ہے اگر یہی حالت رہی تو لازماً حکومت کو ریلیں بند کرنی پڑیں گی ریلوں کے بند ہونے کے بعد تجارت بھی بند ہو جائے گی۔ اور سفروں کی دِقت کی وجہ سے ملک میں میل جول بھی بند ہو جائے گا۔ ایک سچے مسلمان کا تو یہ فرض تھا کہ وہ اس بات پر زور دیتا۔ کہ چونکہ پاکستان حکومت کی مالی حالت کمزور ہے ریل کا کرایہ بڑھا دو میں اس موجودہ کرایہ سے زیادہ کرایہ دوں گا۔ بے ٹکٹ ریل میں چڑھنے والا یقیناً پاکستان کا دشمن ہے وہ مسلمان قوم کا بھی دشمن ہے۔ اور ایسے دشمن کو سمجھانا اور نہ سمجھے تو اس پر قومی دباؤ ڈالنا ہر پاکستان کے خیر خواہ کا فرض ہے۔ پس ہم ریل میں سفر کرنے والے ہر مسلمان مسافر سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بات کا خیال رکھے۔ کہ خود ٹکٹ لے اور اپنے کمرہ میں بیٹھنے والے کسی شخص کو بغیر ٹکٹ کے سفر نہ کرنے دے اب ملک تمہارا ہے اب ریل بھی تمہاری ہے اور ملک کی حفاظت اور ریل کی آمد کی حفاظت اور دوسرے سرکاری محکموں کی آمد کی حفاظت کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ یہ کہنا کہ اب ریل چونکہ پاکستان کی ہے اور ہم بھی پاکستان کے ہیں اس لئے ہمارا حق ہے کہ جس طرح چاہیں اس ریل کو استعمال کریں عقل کے بھی خلاف ہے اخلاقیات کے بھی خلاف ہے ان لوگوں کے بچے یا بھائی یا بیویاں اگر بیمار ہوتے ہیں تو کیا یہ لوگ ان کے علاج پر روپیہ خرچ کیا کرتے ہیں یا یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ بچہ بھی میرا ہے یہ بیوی بھی میری ہے اب میں جس طرح چاہوں ان کو مار دوں۔ جو شخص پاکستان کی آمد کو نقصان پہنچاتا ہے۔ وہ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ وہ اپنی قوم کو نقصان پہنچاتا ہے اور عقلمند انسان اپنے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی مجلس علم و عرفان

اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرو

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۱۷ ماہ اخاء۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں تشریف فرما ہو کر ایک پر معارف تقریر فرمائی جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایک مرکب چیز بنایا ہے۔ اس میں کئی قسم کے اجتماعات پائے جاتے ہیں جب وہ ترقی کرنے لگتا ہے۔ تو آدمیت اور انسانیت سے ترقی کرکے اشرف المخلوقات میں سے ہو جاتا ہے اور پھر اس سے بڑھ کر وہ ایسا مقام بھی حاصل کر لیتا ہے۔ جو ملائکہ سے بھی بلند ہوتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا جبرئیل بھی اس سے سبق حاصل کرتا ہے لیکن یہی انسان جب گرنے لگتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ شیطان بھی اس کا شاگرد معلوم ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں حضور نے روحانیت اور اخلاق فاضلہ کی قوتوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ جب انسان اعلیٰ مقاصد کی خاطر اپنے نفس کو مارتا ہے اور اپنے قوا کو ماحول کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ تو وہ اخلاق فاضلہ کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور جب وہ اپنی قوتوں کو صرف اپنے نفس کی خاطر اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے صرف کرتا ہے اور دنیا کی بھلائی اور بہبودی کو نظر انداز کر دیتا ہے تو وہ شیطانیت کو ظاہر کرتا ہے۔

حضور نے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان دنوں بہیمیت اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے جس قسم کے وحشیانہ افعال آج کل کئے جا رہے ہیں۔ تاریخ نے ماضی کے جو واقعات محفوظ کئے ہیں۔ کم از کم ان میں ان کی کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے عورتوں اور بچوں کو نہایت ظالمانہ طریق سے قتل کرنے اور پھر ان کی نعشوں کی بے حرمتی کرنے کے بعض واقعات کا ذکر فرمایا اور پھر بتایا کہ حال ہی میں ہمارے تین نوجوان مشرقی پنجاب کی حکومت کی قید سے رہا ہو کر آئے ہیں۔ انہیں بلاوجہ گرفتار کیا گیا اور جیل میں اتنی سختی کی گئی کہ اب وہ سخت لاغر اور کمزور ہو گئے ہیں۔ ان نوجوانوں کے ذریعے علم ہوا ہے کہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی حالت بھی بہت خراب ہے۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو ذیابیطس کی بیماری تھی۔ جو وہاں ناقص غذا ملنے کی وجہ سے بہت بڑھ گئی ہے ہمارے ڈاکٹروں اور گریجویٹ مبلغوں کے ساتھ جس قسم کا وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے اس کا ذکر کرنا بھی ناقابل برداشت ہے

مقامِ عبرت

اسی سلسلے میں حضور نے فرمایا کہ بہیمیت کے یہ واقعات ہمارے لئے بڑی ہی عبرت کا موجب ہونے چاہئیں ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جب انسان اس قدر گر سکتا ہے تو ہمارے لئے کس قدر خطرے کا مقام ہے یہ عذاب جو آج مسلط ہے۔ یہ کسی معمولی وجہ سے نہیں آیا۔ ضرور ہے کہ انسان گناہوں میں اس حد تک بڑھ گیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا عرش بھی ہل گیا۔ اور اس نے طاغوتی طاقتوں کو آزاد چھوڑ دیا۔ کہ وہ انسان پر مسلط ہو جائیں چونکہ قانون قدرت یہی ہے کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ اس لئے گو یہ عذاب آیا تو دوسروں کے گناہوں کی پاداش میں ہے لیکن ہماری جماعت پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے ہمارے لئے تو خاص طور پر بہت ہی سوچنے اور فکر کرنے اور دعائیں کرنے کا مقام ہے

وہ مسلمان لوگ تو چونکہ تعداد میں بہت زیادہ ہیں اس لئے وہ تباہی کے بعد بھی کچھ نہ کچھ بچ رہیں گے لیکن اگر ہم بھی یونہی پٹتے رہے تو ہمارا تو کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ پس ہمارے لئے دوسروں سے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے۔ اب پھر دلاتا ہوں کہ ان ایام میں احباب کو اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرنی اور اپنے نقائص کی اصلاح کرنی چاہیئے جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے انہیں روزے رکھنے چاہئیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ نمازوں میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بلا وجہ سے نمازیں جمع کی جاتی ہیں۔ بے وقت پڑھی جاتی ہیں اور باجماعت نماز ادا کرنے میں غفلت برتی جاتی ہے۔ اس غفلت کو دور کرنے کے لئے پہلا قدم یہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ کم سے کم اکیلے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اور دل میں عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ نماز ضرور باجماعت ادا کرنی ہے۔ اگر کسی وجہ سے مسجد نہیں جا سکتے تو گھر میں اپنی بیوی بچے یا نوکر کو ساتھ ملا کر باجماعت نماز ادا کر لینی چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے حضرت اسمٰعیل صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا۔ جو پندرہ روپے ماہوار کے ملازم تھے لیکن انہوں نے صرف اس لئے ایک نوکر رکھ چھوڑا تھا۔ کہ نمازیں باجماعت ادا ہو سکیں۔

پھر فرمایا میں مانتا ہوں کہ غیر احمدیوں کی نسبت احمدی نماز کے زیادہ پابند ہیں لیکن ہمیں صرف اسی پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ میں فلاں غریب سے زیادہ امیر ہوں یا میں فلاں پرائمری پاس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں تو یہ کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ ہمیں تو ایسے رنگ میں اپنے اعمال کو ڈھالنا چاہیئے۔ جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر دے۔ پھر نماز سے پہلے اور پیچھے ذکر الٰہی کرنے میں بھی بہت غفلت سے کام لیا جاتا ہے نماز سے پہلے جو وقت امام کے انتظار میں گزارا جاتا ہے۔ اس کو بالعموم ادھر ادھر کی باتوں میں گنوایا جاتا ہے حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ وقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے جہاد کا وقت ذکر الٰہی سے دماغ صاف ہوتا ہے فرشتوں سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور نفس کی کمزوریاں دور ہوتی ہیں۔ پس ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ اپنے وقتوں کو صحابہ کے رنگ میں گزارو ورنہ وہ برکتیں دیر تک پیچھے پڑتی جائیں گی۔ جو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ ان فتنوں کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ

سا فتنہ ہم پر نازل ہو۔ پس خدا کے فضل کے جاذب بنو اور دعائیں کرو کہ قوم کے اندر اتحاد، قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اگر پاکستان میں بھی خدا نخواستہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ تو پھر سوائے سمندر میں جا کر غرق ہو جانے کے اس ملک میں مسلمانوں کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ہو گا

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے

اس کی مدد کرنا قوم کی مدد کرنا ہے احباب کرام الفضل کا چندہ جلد ادا کریں اور اس کی خریداری کے اضافہ کے لئے سعی کریں (مینیجر)

آج سے پانچ سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا انتباہ

"اگر ملک میں فساد پھیلے ہم میں سے سینکڑوں اور ہزاروں کو اپنی جانیں دینی پڑیں گی پس میں جماعت کی ماؤں سے کہتا ہوں کہ وہ دن قریب ہیں جب ممکن ہے اسلام اور احمدیت کیلئے انکے بچے ان سے جدا کئے جائیں اور اگر وہ بچنا چاہتی ہیں تو ان چند دنوں میں خوب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ رستہ اختیار کرنے کی توفیق دے جو انکے بچوں کی جانیں بچانے والا ہو یا جس پر چلنے سے کم سے کم جانیں ضائع ہوں اور میں باپوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ دن قریب ہیں۔ کہ جب اس فتنہ کو روکنے کے لئے انہیں اپنی اور اپنی اولادوں کی جانیں قربان کرنی پڑیں اسلئے میں سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ خوب دعائیں کریں۔ اکٹھے ہو کر بھی دعائیں کریں۔ اور اکیلے اکیلے بھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس رستہ کی طرف رہنمائی کر دے جو کہ اس کی رضا اور احمدیت اور اسلام کی ترقی میں ممد ہونے والا ہو۔ خواہ قریب میں یا بعید میں۔ میں پھر آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے اگر میں کوئی ایسا حکم دوں تو نہ اپنی جانوں کی پرواہ کرینگے نہ اپنی اولادوں کی جانوں کی نہ وطنوں کی نہ مکانوں کی نہ جائدادوں کی اور ممکن ہے اس قربانی کا دن اب قریب آگیا ہو۔ اسلئے وہ تیار رہیں تا جس دن میں آواز بلند کروں وہ ان میں شامل ہوں۔"

(الفضل ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء)

الفضل کا چندہ

بقایا دار اصحاب الفضل کا چندہ جلد ارسال کریں بصورت دیگر انکے نام وی پی کئے جائینگے چندہ ارسال کرنے کیلئے پتہ (مینیجر الفضل لاہور)

اگر کسی جگہ بذریعہ منی آرڈر چندہ نہ بھجوایا جا سکے تو بوساطت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور دیگر چندوں کے ہمراہ ارسال کریں مگر خریداروں کا نام و پتہ اور نمبر ضرور تحریر کریں اور اگر نیا خریدار ہو تو نمبر کی بجائے لفظ نیا خریدار تحریر فرمائیں

حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی ڈائری کا

ایک ورق

ہمیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طرف سے حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی ڈائری کا ایک اقتباس موصول ہوا ہے جسے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

یکم جنوری ۱۹۰۲ء مطابق ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ (از ڈائری نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ) آج سیر میں حضرت اقدس نے جو تقریر فرمائی۔ وہ اپنی جماعت کو ہدایت تھی خلاصہ جو یاد ہے وہ یہ ہے:۔

"مومن کو کسل اور سستی اور آرام طلبی نہیں ہوتی۔ انبیاء جو بعض اوقات دنیا داروں کی طرح دنیا کے کاموں میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں در اصل ایسا نہیں ان کا طریق ہے کہ چونکہ ان کو افکار ذمہ داریوں کے اس قدر ہوتے ہیں۔ کہ اگر اور کسی کو ہوں تو وہ مر جائے۔ اس لئے بدل ماتحلل کے لئے وہ اس قدر آرام بھی کرتے ہیں کہ جس قدر صحت کے لئے نہایت ضروری ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سیر کو معہ بعض صحابہ کے بھی جایا کرتے تھے۔ حضرت رسول کریم نے اپنی ایسی مثال دی ہے کہ جس طرح ایک شخص دوپہر کے وقت گرمی کے موسم میں سفر کرتا ہو۔ تو وہ ہوس کو اس لئے کہ تھوڑا سا کسی سائے میں آرام سے کہ وہ مسافت کو کچھ زیادہ اور طے کر سے اسی طرح انبیاء تھوڑا آرام لیتے ہیں۔ تا کہ وہ خدمات خداوندی کے قابل پھر ہو جائیں۔ اسی لئے وہ کبھی پیر پل میں بیٹھتے اور کبھی تھوڑا سا جس قدر صحت کے لئے ضروری ہے سوتے اور اسی غرض سے سیر بھی کرتے اور قوت لایموت بھی کھاتے ان کی حالت یہ تھی کہ دل بایار دست بکار۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک پرانے بورئیے پر بیٹھے دیکھا جس پر چلے سوئے ہوئے تھے۔ اور اسی بورئیے کے نشان حضرتؐ کے بدن پر موجود تھے۔ اور صرف ایک تلوار لٹکتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ یہ نظارہ دیکھ کر رو پڑے اور پوچھنے پر حضرتؐ سے عرض کی کہ قیصر اور کسریٰ کس آرام میں ہیں جو حضور کے مقابلہ میں چیونٹی کے بھی برابر نہیں اور حضور اس تکلیف میں ہیں تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ گرمی کے وقت مسافر کی مثال سنائی تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو بھی آرام طلب نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح ایک سپاہی ہر وقت تیار اور حکم کا منتظر رہتا ہے ایسا مومن کو رہنا چاہیئے فرمایا کہ ایک حقوق نفس ہوتے ہیں۔ ایک شہوات نفس۔ حقوق نفس تو وہ ہیں۔ جو انسان اس قدر کھائے پیئے۔ لیٹے آرام کرے۔ جس قدر صحت کے لئے ضروری ہے اور شہوات نفس وہ ہے جو اس سے زائد ہے۔ ایک صحابیؓ نے ایک چوبارہ بنایا تھا۔ پھر جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کے چہرہ پر چونکہ اس صحابی نے اس سے بشاشت نہ پائی تو وہ چوبارہ گرا دیا۔ حضرت کے دریافت کرنے پر یہی جواب دیا۔ حضرت اقدس نے پھر فرمایا کہ انسان اپنی نیت خدا کے لئے رکھے خواہ مکان بنائے خواہ کھانا کھائے یا لباس پہنے۔ ایک شخص کے مکان بنایا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھایا تو حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ کھڑکی کیوں رکھی ہے اس نے کہا ہوا کے لئے۔

غیر مسلموں کی حفاظت کیلئے سیکیورٹی گارڈ کی تشکیل

لاہور ۱۳ ۔ اکتوبر ۔ پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خاں نے ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان گورنمنٹ نے قائد اعظم محمد علی جناح کی منظوری سے سیکیورٹی گارڈ کی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ آئندہ ڈیڑھ ماہ میں پچاس ہزار سابق فوجیوں کو اس سلسلے میں بھرتی کیا جائیگا ۔ ان لوگوں کو کوئی تنخواہ نہیں دی جائے گی ۔ البتہ باہر بھیجنے کی صورت میں انہیں معمولی بھتہ دیا جایا کرے گا ۔ اس گارڈ کے ذریعہ سے ۔ غیر مسلموں کو پاکستان کے مختلف علاقوں میں بسانے اور ان کی حفاظت کرنے کا کام کیا جائیگا ۔

مسٹر غضنفر علی خاں نے غیر مسلموں کو بسانے کی مہم کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ تبادلہ آبادی کو وسیع پیمانے پر جاری کرنا پاکستان اور ہندوستان دونوں کے لئے تباہ کن ہوگا ۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم اس رو کو بند کرنے کے لئے کوئی ٹھوس اقدام کریں ۔ اس سلسلے میں یہ مہم شروع کی گئی ہے ۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں سے خواہ کسی قسم کا سلوک کیا جائے ۔ پاکستان کے مسلمانوں کو قطعاً بدلہ نہیں لینا چاہئے ۔ کیونکہ یہ امر اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے ۔

کشمیر کے مسلمان بڑی سے بڑی قربانی کیلئے تیار ہیں

لاہور ۱۲ ۔ اکتوبر ۔ کشمیر کے مشہور مسلمان لیڈر چودھری حمید اللہ خاں نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ۔ کشمیری مسلمانوں نے انہیں ختم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے کشمیر کے مسلمان بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے بھی تیار ہیں ۔ آپ نے کہا کشمیر کی آبادی کا پچاسی فیصدی حصہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کے حق میں ہے ۔ اس لئے مہاراجہ صاحب کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ریاست کی عظیم اکثریت کی مرضی کے خلاف اسے ہندوستان میں شامل کرنے کی کوشش کریں ۔

پاکستان میں شامل ہونے کا مشورہ

سری نگر ۱۲ ۔ اکتوبر ۔ ریاست کشمیر کی کسان پارٹی کے ۲۲ ہندو ممبروں نے ایک مشترکہ بیان میں اس امر کی مذمت کی ہے کہ کشمیر کے بعض نیشنلسٹ لیڈر ریاست کو ہندوستان میں شامل کرنے کے حق میں پراپیگنڈا کر رہے ہیں ۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ چونکہ ریاست کے بہت بھاری اکثریت پاکستان سے الحاق کے حق میں ہے ہمیں اکثریت کی خواہش میں رخنہ اندازی نہیں کرنا چاہئے اور اس امر کے حق میں ہیں کہ ریاست کو پاکستان میں شامل ہونا چاہئے

"مسلم وقف ایکٹ"

پشاور ۱۳ ۔ اکتوبر ۔ شمال مغربی سرحدی صوبے کا "مسلم وقف ایکٹ" تمام صوبے میں نافذ کر دیا گیا ہے صوبائی حکومت اس سلسلے میں ایک وزیر کے ماتحت محکمہ اوقاف کھول دی ہے

آل انڈیا ریڈیو کا اعلان کہ قادیان پر حملہ نہیں ہوا غلط فہمی پر مبنی ہے

قادیان کو دیکھکر جنرل تھمایا نے کہا تھا کہ اب یہ ایک مُردہ شہر ہے !

آل انڈیا ریڈیو دہلی نے ۱۰ ۔ اکتوبر کو یہ اعلان کیا ہے کہ میجر جنرل تھمایا نے جو دو پاکستانی فوج کے مسلمان بریگیڈیئروں کے ہمراہ گئے تھے کہا ہے کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا ۔ ریڈیو مذکور نے میجر جنرل تھمایا کی طرف یہ بیان منسوب کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے ۔ راقم خود بھی اس پارٹی کے ہمراہ تھا ۔ جنرل موصوف قادیان کو دیکھ کر سخت حیران رہ گئے تھے کیونکہ وہ ایک ماہ پیشتر قادیان کو دیکھ چکے تھے اس وقت بے ساختہ ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ۔ کہ "قادیان اس گہما گہمی کے مقابل جو پہلے میں نے یہاں دیکھی تھی اب ایک مردہ شہر نظر آتا ہے" اس پارٹی کو بتایا گیا کہ یہ بربادی حملہ کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ مقامی فوج کے کمانڈر میجر رائیٹ نے بھی اسکی تصدیق کی ۔ چونکہ پولیس لاشوں کو خود ہی ٹھکانے لگاتی تھی ۔ اموات کی صحیح تعداد معلوم کرنی مشکل تھی ۔ مگر سب کو اس پر اتفاق تھا کہ تعداد بہت زیادہ ہے قادیان کے احمدی نمائندوں نے بتایا کہ دو سو کے قریب آدمی مرے ہیں ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ ایک گڑھے میں وہ چالیس مردے دکھا سکتے ہیں اور ایسے کئی گڑھے ہیں جن میں لاشوں کو گاڑ دیا گیا ہے ۔ کسی رشتہ دار کو نزدیک نہ آنے دیا گیا اور نہ شناخت کرائی گئی ۔ پارٹی کو یہ بھی بتایا گیا کہ دل کھول کر لوٹ بھی مچائی گئی اور سکھ جتھے پولیس کی مدد سے ہزاروں مویشی چھین کر لے گئے ۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ پولیس اور ملٹری نے کئی مسلم محلے خالی کرائے اور کئی احمدی پبلک عمارات پر انہوں نے بالجبر قبضہ کر لیا ۔ تقریباً چالیس عورتیں چھین لی گئیں ۔ دو ایسی عورتیں ہمارے سامنے پیش کی گئیں جنہیں چھڑا لیا گیا تھا ۔ جنرل تھمایا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور داستان درد کو اپنے کانوں سے سنا ۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ جو کچھ بتایا گیا تھا درست پایا ۔ بلکہ خود انہوں نے ہی کہا کہ یہاں کرفیو لگانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی ۔ اور حکم دیا کہ کرفیو فوراً ہٹا دیا جائے ۔ بلکہ انہوں نے وعدہ کیا کہ قادیان میں مسلم ملٹری جلد بھیجی جائیگی مندرجہ بالا باتوں کے مدنظر مجھے سخت حیرت ہے کہ دہلی ریڈیو نے یہ رپورٹ جنرل تھمایا کی طرف کس طرح منسوب کر دی کہ قادیان میں کچھ نہیں ہوا ۔ مجھے امید ہے کہ اس میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے جسے جلد دور کر دیا جائیگا ۔ یہاں میں یہ بات بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جب جنرل کریاپہ نے یہ پارٹی قادیان بھیجنے کا انتظام کیا تھا تو آپ کا رویہ نہایت ہمدردانہ تھا ۔ اور آپ دل سے چاہتے تھے کہ اگر قادیان کے لوگوں پر ظلم ہوا ہوگا تو وہ ضرور انکی مدد کرینگے ۔ مجھے انکی انصاف پروری پر اب بھی ویسے یقین ہے جیسا کہ قادیان جانے سے پہلے تھا ۔ اور یقیناً ایک امن پسند اور پابند قانون جماعت کی امداد کے لئے ضرور آئیں گے ۔ جس کے متعلق ایسی سخت غلط فہمی پھیلائی گئی ہے ۔ اور اس کے ساتھ مقامی حکام نے ایسا بُرا برتاؤ کیا ہے ۔

عبدالرحیم درد ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور

وزیر مالیات پاکستان کا بیان

کراچی ۱۳ ۔ اکتوبر ۔ مسٹر فضل الرحمان وزیر مالیات پاکستان نے ایک بیان میں پھر اس امر کا یقین دلایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کی جان و مال کی پوری حفاظت کی جائے گی ۔ ہندوؤں اور مسلمانوں سے یکساں سلوک کیا جائیگا اور اقلیتوں کو اس وقت تک حکومت کا وفادار سمجھا جائیگا ۔ جب تک کہ وہ اپنی حرکات سے یہ ثابت نہ کر دیں کہ وہ وفادار نہیں ہیں آپ نے اس امر کا شکوہ کیا کہ ہندوستان کے بعض ذمہ وار لیڈر اقلیتوں سے وفاداری کا ثبوت مانگنے کے لئے نئے نئے اصول وضع کر رہے ہیں ۔ اور ان سے دریافت کر رہے ہیں کہ آیا وہ پاکستان کے خلاف ہندوستان کی طرف سے لڑنے کے لئے تیار ہیں ؟ آپ نے کہا کہ پاکستان بھی اقلیتوں کو وفادار رہنے پر زور دیتا رہا ہے لیکن اس نے کبھی بھی ان کی وفاداری پر بلا وجہ شک کا اظہار نہیں کیا ۔

کیا برطانوی فوجیں فلسطین میں رہینگی

یروشلم ۱۲ ۔ اکتوبر ۔ برطانیہ کے ایک فوجی نمائندے نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ فلسطین کی شمالی سرحدوں کے نزدیک عرب فوجیں جمع ہو رہی ہیں اور بعض عرب فوجی دستوں نے یہودیوں کی بستیوں پر حملے بھی کئے ہیں ۔ برطانوی نمائندے نے یہ بھی بتایا کہ جب تک برطانیہ کی بعض شرائط کو پورا نہ کیا جائے گا اس وقت تک برطانوی فوجیں فلسطین سے ہٹائی نہیں جا سکتیں ۔

برطانوی وزارت کے رکن مسٹر موریسن کا بیان

لندن ۱۲ ۔ اکتوبر ۔ برطانوی وزارت کے رکن مسٹر موریسن نے ایک بیان میں کہا برطانیہ جن اقتصادی مشکلات سے دوچار ہے ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں تین تبدیلیاں کرنی پڑیں گی ۔ اول یہ کہ ہمیں اپنی ضروریات زندگی کو کم کرنا پڑیگا ۔ دوسرے ہمیں وہی سامان تیار کرنا پڑے گا جس کے بدلے میں دیگر ممالک سے خوراک حاصل کی جا سکے اور تیسرے ہمیں اپنے تعمیری پروگرام کی رفتار کو بھی کم کرنا پڑے گا ۔

عرب لیگ کے جنرل سکرٹری کا بیان

قاہرہ ۱۲ ۔ اکتوبر ۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا نے ایک بیان میں امریکہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا مشرق وسطیٰ کے ممالک کے متعلق امریکہ نے ایک عرصہ سے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس کی وجہ سے وہ بہت بدنام ہو رہا ہے اور اگر اس نے اپنی پالیسی میں تبدیلی نہ کی تو وہ اور بدنام ہوگا ۔ آپ نے تقسیم فلسطین کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ اگر کسی ملک نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں مدد دی تو تمام عرب حکومتیں اس کا مقابلہ کریں گی ۔ وہ کسی صورت میں فلسطین کے حق خود اختیاری کو آنچ نہ آنے دیں گی

کانگرسیوں کو اسلحہ دینے کی تجویز

لکھنؤ ۱۰ ۔ اکتوبر ۔ مسٹر اے ۔ جی کھیر وزیر بلدیات نے ایک بیان میں کہا کہ مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کانگرسیوں کو اسلحہ دیا جائیگا ۔

مسافر گاڑی لائن سے اتر گئی

جالندھر ۱۰ ۔ اکتوبر ۔ جالندھر ریلوے اسٹیشن پر ایک مسافر گاڑی کی ایک بوگی لائن سے اتر گئی ۔ جس کی وجہ سے ۱۹ اشخاص ہلاک اور ۷ شدید مجروح ہوئے ۔ اطلاع ملی ہے کہ پلیٹ فارم پر غلہ لایا جا رہا تھا کہ مسافروں نے غلہ لوٹنا اور ٹرنکوں اور بوریوں میں بھرنا شروع کر دیا ۔ ایک ٹرنک لائن پر گر گیا ۔ اور گاڑی نے چلنا شروع کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑی کا ایک ڈبہ لائن سے اتر گیا ۔

لاہور میں ۱۵ اکتوبر کو شام کے ۵ بجے بریگیڈیئر نذیر احمد کے زیر کمان پاکستانی فوجیں لوائے پاکستان کے ساتھ مارچ کریں گی

کشمیر کے معاملے میں حکومت ہندوستان حیدر آباد کے فیصلے کا انتظار کر رہی ہے اس کے خیال میں کشمیر حیدر آباد اور جوناگڑھ تینوں ریاستیں ایک ہی سلسلے کی تین کڑیاں ہیں

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ گو تا حال جوناگڑھ کشمیر اور حیدر آباد کے متعلق کوئی نئی بات معرض ظہور میں نہیں آئی تاہم قرائن سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملے کی نوعیت کے لحاظ سے تینوں ریاستیں ایک سلسلے کی تین کڑیاں ہو کر رہ گئی ہیں۔ جوناگڑھ کے متعلق پاکستان کی خاموشی سے یہاں کے سرکاری حلقوں میں یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کوئی کٹھن سودے کا ارادہ کر رہی ہے۔ اگلے دن پاکستان کے وزیر اعظم جب دہلی آئے تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہیں استصواب رائے عامہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ حکومت ہندوستان کشمیر میں بھی اس قسم کا استصواب کرائے۔ لیکن حکومت ہندوستان اس معاملے کو ٹالنا چاہتی ہے۔ اس کے خیال میں دونوں ریاستوں کی حیثیت میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جوناگڑھ کے مسلمان فرمانروا نے پاکستان یونین میں شامل ہونے کے سلسلے میں عجلت سے کام لیا ہے۔ لیکن کشمیر ابھی تک غیر جانبدار ہے اور اس نے کسی پر کسی کو ترجیح نہیں دی۔ ان حالات میں حکومت ہندوستان کی طرف سے مشورے کو قدر و قیمت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ اور در بار کشمیر اس کے خلاف سختی سے احتجاج کرے گا کسی ریاست یا ریاستوں میں جن حالات اور شرائط کے ماتحت استصواب رائے عامہ کی کارروائی ہو سکتی ہے حکومت پاکستان اُن کو زیر بحث لانے کے لئے بالکل تیار ہے۔ اس تصریح کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حکومت ہندوستان بھی کشمیر میں استصواب کی حمایت کرے۔ لیکن حکومت ہندوستان اس مرحلے پر کوئی مشورہ دینا نہیں چاہتی۔ . . . . . . گو اُسے اس امر پر کوئی اعتراض بھی نہیں اگر کشمیر میں استصواب رائے عامہ کر لیا جائے۔ حکومت ہندوستان اس اصول کی حمایت میں ہے کہ ریاستوں کے حکمرانوں کی نسبت عوام کی رائے کو ترجیح دی جائے چنانچہ حکومت ہندوستان اس وقت حیدر آباد کے اونٹ کی کروٹوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ ان حالات میں جب تک حیدر آباد کے معاملات فیصلہ کن مرحلے تک نہیں پہنچ جاتے وہ کشمیر کے متعلق اپنے کسی عندیے کا اظہار نہیں کرے گی۔ کشمیر کی الجھن کو حل کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے جب کوئی درخواست کی۔ تو حکومت ہندوستان جوابًا حیدر آباد کے لئے وہی آواز بلند کرے گی۔

امرتسر فیروزپور اور دیگر سرحدی شہروں کو یاغستان بنا دیا گیا

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ فوج کی تنظیم جدید کے پروگرام کے ماتحت تمام فوجی حکام کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حد فاصل کے سارے علاقے کو ہندوستان کی شمالی و مغربی سرحد قرار دیا جائے گویا امرتسر، فیروزپور اور ان تمام شہروں میں جو مغربی پنجاب کی سرحد کے ساتھ ساتھ واقع ہیں کوئی فوجی افسر یا جوان اپنے بچے ساتھ نہیں رکھ سکیگا۔ ان شہروں میں متعینہ فوجیں ہر قسم کے سامان سے لیس ہوں گی سرحد کے پار حکومت پاکستان کی تیاریوں اور سرگرمیوں کی کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔ دہلی سے فوجی خبریں حاصل کرنے والے محکمے کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پاکستان کی جو فوجیں سرحد کے اس پار موجود ہیں۔ ان میں ایک ڈویژن کی کمک پہنچ چکی ہے ہندوستان کی حکومت صورت حالات کا مطالعہ پورے انہماک سے کر رہی ہے

کانڈلہ سے کراچی کا کام لینے کے ارادے

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کاٹھیاواڑ کے ساحل پر ایک نئی بندرگاہ کی تعمیر کے معاملے پر غور کر رہی ہے۔ جو ان تمام ضرورتوں کو پورا کر سکے جو کراچی کی بندرگاہ سے پوری ہوا کرتی تھیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ساحل کچھ کی بندرگاہ کانڈلہ ہی کو وسیع کر کے یہ غرض پوری کر لی جائے اس سکیم میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ کانڈلہ کو بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کے ذریعے مارواڑ کے ساتھ ملا دیا جائے۔

رنگون ۱۴ اکتوبر۔ وزیر اعظم برما تھاکن نو اور نائب وزیر اعظم برما کرنل بو لٹیا آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز لندن کو روانہ ہو گئے۔ برطانوی جنگی دفتر کے صدر میجر جنرل جی کے بورن بھی جو گزشتہ ۱۵ دنوں سے رنگون آئے ہوئے تھے اسی جہاز میں لندن واپس چلے گئے ہیں۔

حکومت ہندوستان کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ دہلی یا یوپی سے ایک بھی مسلمان بھیجا جائے

حالات بہت جلد پاکستان اور ہندوستان کو ایک دوسرے کے قریب ہونے پر مجبور کر دیں گے (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دہلی میں اتوار کو اخبار نویسوں کی کانفرنس میں پنجاب کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ ہم یقینًا کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے بہت حد تک اپنی مہم سر کر لی ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو کام ہمارے سامنے ہے وہ آسان ہے آپ نے کہا حکومت ہندوستان کا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ دہلی یا یوپی سے ایک بھی ایسا مسلمان جو نہ جانا چاہتا ہو اسے بھیج دیا جائے البتہ یہ تھا کہ جو جانا چاہیں انہیں جانے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

ہندوستان کوئی مذہبی اسٹیٹ نہیں بلکہ اسے صرف ایک ایسی جمہوری اسٹیٹ کہا جا سکتا ہے جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہر ایک کو یکساں قسم کے حقوق اور مراعات حاصل ہوں گے۔

مجھے افسوس ہے کہ متواتر فیصلوں اور تاکیدوں کے باوجود سرحدوں کو عبور کرنے والے لوگوں کی اب بھی تلاشی لی جاتی ہے اور انہیں ہر قسم کے ساز و سامان سے محروم کر دیا جاتا ہے

پاکستان اور ہندوستان کے مستقبل کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ کشیدگی کا موجودہ دور کب تک جاری رہے لیکن بہر حال یہ اتنا لمبا نہیں ہوگا۔ اقتصادی اور دیگر مسائل پاکستان اور ہندوستان کو ایک دوسرے کے قریب ہونے پر مجبور کر دیں گے۔

پنڈت نہرو نے بتایا کہ میرے اندازے کے مطابق مشرقی پنجاب کی ۲۵ فیصدی فصلیں فسادات کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئی ہوں گی۔

فلسطین کی سرحدوں پر ۲ لاکھ تیس ہزار تربیت یافتہ عربی فوج

خطرہ ہے کہیں مسئلہ فلسطین تیسری عالمگیر جنگ کا باعث نہ بن جائے

دمشق ۱۲ اکتوبر۔ فلسطین کے مسئلے نے نہایت ہی خوفناک صورت اختیار کر لی ہے اور خطرہ ہے کہ یہ معاملہ کہیں تیسری عالمگیر جنگ کا باعث نہ بن جائے۔ امریکہ تقسیم فلسطین کے حق میں ہے اور ارض مقدس کا ایک اہم حصہ یہودیوں کے سپرد کرا دینے کا حامی ہے۔ لیکن عرب اس تجویز کے سراسر خلاف ہیں۔ دو لاکھ تیس ہزار تربیت یافتہ عربی فوج جو بیس ڈویژنوں کے برابر ہے فلسطین کی سرحدوں پر پہنچ رہی ہے تاکہ اگر انگریزی فوجیں وہاں سے ہٹائی جائیں تو عربی افواج ارض مقدس پر قابض ہو جائیں اس کے علاوہ فلسطین کے دس ہزار مجاہد بھی مستعد بیٹھے ہیں۔ عربی فوج میں ایک لاکھ بیس ہزار مصری ساٹھ ہزار عراقی۔ اٹھارہ ہزار شامی۔ آٹھ ہزار لبنانی اور بارہ ہزار بدوی دستے شامل ہیں حکومت سعودیہ عربیہ اور دولت یمن نے اپنی فوجی قوت کی وضاحت نہیں کی یہودیوں کی مجموعی تعداد ۴۶

جلالۃ الملک ابن سعود کی طرف سے تمام عربی ممالک کو اعلان جہاد کی تاکید

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ "الاہرام" کو مکہ مکرمہ سے اطلاع ملی ہے کہ جلالۃ الملک ابن سعود نے جمعیت اتحاد عرب سے مطالبہ کیا ہے کہ جہاد کا اعلان کر دیا جائے اور تمام عربی ممالک میں فوجی تیاریاں شروع کر دی جائیں غیر ملکوں سے تیل کی مراعات واپس لے کر اجنبی ممالک پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں اس اخبار کو دمشق سے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ برطانوی فوجوں کے واپس جاتے ہی شام کی فوجیں فلسطین پر قبضہ کر لیں۔ فوزی القاؤقجی کو متحدہ عربی عساکر کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے

امریکہ کی حکمت عملی

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر۔ جمہوریہ امریکہ کے رئیس ٹرومین نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ روس کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم دوسرے ملکوں پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ امریکہ دنیا میں امن چاہتا ہے اور کسی دوسرے ملک کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتا۔ یورپ کے مشرقی ممالک کے مشترکہ محاذ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ محاذ ایک فرضی خطرے کے خلاف بنایا گیا ہے۔

۴۴ اسی ہزار ہے۔ روس نے ابھی تک اپنے رویے کا اظہار نہیں کیا تاہم قیاس یہ ہے کہ وہ امریکہ کی مداخلت کو برداشت نہیں کریگا۔ دوسری طرف وہ مشرق وسطیٰ میں بھی ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کر رہا ہے یہ ممکن ہے کہ انگریزوں کے رخصت ہو جانے پر یہودیوں اور عربوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے